بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۳۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۶ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ ۲۰ اخاء ۱۳۵۶ہش ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نظیر ہمت اور قوت سے شدید مصائب برداشت کیے

خدا تعالیٰ پر بھروسہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے جس سے سب خوف اور تکالیف دور ہو جاتے ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے یکرنگ اور صافِ باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکّل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آویگی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا بلکہ تمام تشدّدوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولا کا حکم بجا لائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعاتِ خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکّل کر کے کھلے کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ 119)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا مگر پیغمبرِ خدا کی ہمّت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوّت اور ہمّت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یاقوتی ہے اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ اخاء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۶ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حامد احمد صاحب خالد بی۔اے کراچی کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خالد احسن نام تجویز فرمایا۔ نومولود محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے (ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کا پوتا اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی با صحت زندگی دے اور اسے نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:-

اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ:- اور اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

اپنے اموال میں سے غلبۂ اسلام کی خاطر مال خرچ کیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ بخل سے بچائے رکھے اور آپ کو کامیاب و کامران کرے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے اسے مضبوط بنانا ہمارا فرض ہے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ❖ پرنٹر: سید عبد الحی ❖ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ❖ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰؍اخاء ۱۳۵۶ھش
۲۰؍اکتوبر ۱۹۷۷ء

معاشرہ کا امن برباد کرنے والی دو خطرناک برائیاں

گزشتہ شمارہ میں ہم نے قرآن مجید کی رُو سے اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ بنی اسرائیل پر اُن کی جن نافرمانیوں کی وجہ سے لعنت کی گئی اُن میں یہ دو جُرم بھی شامل تھے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے اور ایک دوسرے کو گھروں سے نکال کر انہیں ان سے بے دخل کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہ کرتے تھے۔ انہیں اُن کی شریعت میں اِن دونوں باتوں سے سختی سے منع کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اُن سے عہد لیا تھا کہ وہ اِن دونوں جرائم کے مرتکب نہیں ہوں گے چونکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے اِس عہد کو انہوں نے توڑا اس لئے خدا تعالیٰ نے اِس دنیا میں اُن کے لئے رُسوائی کا سامان کیا اور اگلے جہان میں اس سے بھی زیادہ سخت اور شدید عذاب اُن کے لئے مقدّر کیا گیا۔

اِن دو جرائم کا ارتکاب نہ کرنے کا عہد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے اس لئے لیا تھا کیونکہ یہ وہ جرائم ہیں جن کا ارتکاب مامورینِ الٰہی اور ان کے ماننے والوں کے خلاف ان کے مخالفین کیا کرتے ہیں اِس لئے خود مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ خود دنیا میں غالب آنے کے بعد ان جرائم کے کبھی اور کسی حال میں بھی مرتکب نہ ہوں۔ اگر وہ خود بھی یہی ظلم روا رکھیں تو پھر ان میں اور ان کے غیروں میں سرے سے کوئی امتیاز ہی باقی نہ رہے اور معاشرہ میں امن کا قیام کالعدم ہو کر رہ جائے۔

پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے اِن جرائم کا بطور خاص اِس لئے بھی ذکر کیا ہے تاکہ مسلمان اُن کے انجام سے عبرت پکڑیں اور خود بھی خونریزی، قتل و غارت گری اور لوگوں کی اُن کے گھروں سے بے دخلی کے ارتکاب سے بچیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہمیشہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کی دعا کرتے رہنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی اے خدا! تو ہمیں ان لوگوں کے راستہ پر چلنے سے بچا جن پر اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے تیرا غضب نازل ہوا۔ ایک دوسرے کو بلا وجہ قتل کرنے اور لوگوں کو اُن کے گھروں سے نکالنے اور بے دخل کرنے کے ہولناک انجام کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کے انتہائی خطرناک عواقب سے خبردار کر کے مسلمانوں کو اِس سے بچنے کی نہایت زوردار الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قتل اور فساد (جس میں یقیناً لوگوں کو اُن کے گھروں سے نکالنا اور بے دخل کرنا بھی شامل ہے) کی مضرّت کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ (المائدہ آیت ۳۳)

ترجمہ:- جو کسی شخص کو بغیر کسی اور شخص (کے قتل کرنے) کے یا ملک میں فساد (پھیلانے) کے قتل کر دے تو گویا اُس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جو اسے زندہ کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بلا جواز قتل کرنے سے مجتنب رہنے کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (الانعام آیت ۱۵۲)

ترجمہ:- جس نفس کو جسے (قتل کرنا) اللہ نے منع فرمایا ہے (شریعت یا قانون کی) اجازت کے بغیر قتل نہ کرو۔ اللہ اِس بات کا تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے تاکہ تم (بدیوں سے) رکو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ تاکیدی حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اِس حکم کی نافرمانی کی انتہائی ہولناک سزا کا بھی ذکر فرمایا ہے اور وہ وہی ہے جو اس حکم کی کھلے بندوں نافرمانی کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو دی گئی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝ (النساء آیت ۹۴)

ترجمہ:- اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اُس کی سزا جہنم ہوگی وہ اُس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ اُس پر ناراض ہوگا اور اس پر لعنت بھیجے گا اور اس کے لئے (بہت) بڑا عذاب تیار کرے گا۔

قتل و خونریزی کی طرح اللہ تعالیٰ نے فتنہ و فساد برپا کرنے اور لوگوں کو اُن کے گھروں سے نکالنے اور بے دخل کرنے کی مذمّت کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے بہر طور مجتنب رہنے کی تلقین کی۔ جہاں تک لوگوں کو اُن کے گھروں سے نکالنے یا مسجدوں سے ان کو بے دخل کرنے کا تعلق ہے اسے اللہ تعالیٰ نے کافروں کا عمل قرار دیا ہے اور مومنوں کو ایسے لوگوں سے جو اِس ظلم کے مرتکب ہوں دُور رہنے اور اُن سے دوستی نہ رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس ظلم کا ارتکاب کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ اس کا ارتکاب کرنے والوں سے دوستی رکھنے والوں کو بھی ظالم قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ (الممتحنہ آیت ۱۰)

ترجمہ:- اور جو لوگ بھی ایسے لوگوں (یعنی دوسروں کو اُن کے گھروں سے نکالنے والوں) سے دوستی کریں وہ ظالم ہیں۔

اسی طرح فتنہ و فساد (جس میں لوگوں کو ظلم کی راہ سے ان کے گھروں سے نکالنا اور بے دخل کرنا بھی شامل ہے) سے اللہ تعالیٰ نے بار بار اور بتاکید مجتنب رہنے کا حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر فرمایا:۔

لَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ (الاعراف آیت ۷۵)

ترجمہ:- زمین میں جان بوجھ کر فساد مت کرو۔

الغرض قتل و خونریزی اور پُرامن شہریوں کی اُن کے گھروں سے بے دخلی دو ایسی خطرناک برائیاں ہیں جن سے معاشرہ کا امن برباد ہو کر رہ جاتا ہے۔ بنی اسرائیل جیسی قوم جسے خدا تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی انعاموں سے نوازا تھا اور جسے اُن کے وقت کی تمام قوموں پر فضیلت بخشی تھی جب اِن دو برائیوں کی مرتکب ہوئی تو خدا تعالیٰ نے ان کو لعنت کا مورد بنایا اور آخرت میں اُن کے لئے دردناک عذاب مقدّر کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِن دونوں معاشرتی برائیوں کی مذمّت کر کے اور اُن سے بہر طور مجتنب رہنے کا تاکیدی حکم دے کر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ جو قوم بھی اِن خطرناک برائیوں کی مرتکب ہوگی اُسے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ایسی عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑے گا جو بنی اسرائیل کا ہوا تھا۔

مرض بھی بڑھتا ہے کوئی چارہ گر بھی نہ ہو!

اندھیری رات ہو اور کوئی دیدہ ور بھی نہ ہو!
مرض بھی بڑھتا رہے کوئی چارہ گر بھی نہ ہو!
سُنیں نہ اُن کی نہ اپنی سُنا سکیں اُن کو!
اور اس پہ ضد ہے کہ کوئی پیامبر بھی نہ ہو!
جو کارواں شبِ تیرہ میں راہ کھو بیٹھا
وہ چاہتا ہے کہ اس رات کی سحر بھی نہ ہو!
کریں خدا کی خدائی میں صبح و شام فساد
مگر خدا کو کسی بات کی خبر بھی نہ ہو!
وہ سوزِ عشق بھی کیا سوزِ عشق ہے ناہیدؔ
کہ دل میں آگ لگے اور آنکھ تر بھی نہ ہو!

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے لئے
صرف اخلاق و دلائل کے ہتھیاروں کی ضرورت ہے

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر

مذاہبِ عالم میں اسلام ہی وہ منفرد مذہب ہے جو حقیقی معنوں میں حریتِ ضمیر اور آزادیٔ فکر کا علمبردار ہے اور یہی وہ مذہب ہے جس نے اپنے ابتدا میں یہ نعرہ بلند کیا تھا "لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ" اور واشگاف لفظوں میں اعلان کیا تھا۔ "فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ" کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ پس جس کا دل چاہے اس کو قبول کرلے اور جس کا دل چاہے اس کا انکار کر دے۔

دینِ اسلام کا یہی وہ طرۂ امتیاز ہے جس کی بنا پر ہادیٔ برحق حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اتباع میں ہر ہر مسلمان کو یہ حکم دیا گیا ہے

"اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ"
(النحل ع ۱۶)

کہ لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دو اور دوسروں سے اختلافی مسائل میں اچھے سے اچھے رنگ میں بحث کرو۔

اور پھر ایک اور جگہ فرمایا:۔

"اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ"
(حٰمٓ سجدہ ع ۵)

کہ مذہبی مجادلہ میں مخالف کا احسن رنگ میں دفاع کرو تاکہ وہ جو تمہارا دشمن ہے وہ بھی تمہارا سرگرم دوست بن جائے۔

قرآن مجید کی ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ غلبۂ اسلام کے لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان دعوتِ حق کا فریضہ بحسن و خوبی سرانجام دے اور اخلاق و دلائل کی قوتوں سے دوسروں پر صداقتِ اسلام آشکار کرے تاکہ مخالفین اسلام کے دل جہاں مسلمانوں کی رَس بھری گفتگو سے عظمتِ اسلام کے قائل ہوں وہاں وہ ان کے دلائل و براہین کے مقابل میں لاجواب ہو کر اس کی صداقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں۔

تاریخ گواہ ہے اور ربّ السّموات والارض کی گواہی ہے۔

"رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ" ۔ (الحجر ع ۱)

کہ اسلام اور مسلمانوں کی انہی خوبیوں کو دیکھ کر کفار کے دل میں بھی یہ خواہش تڑپ اٹھتی تھی کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ پس حق یہی ہے کہ ماضی میں اگر اسلام سربلند ہوا تھا تو صرف انہی اوصافِ کریمانہ کی بدولت اور آج اگر وہ فاتح و غالب ہوگا تو صرف انہی کے ذریعہ سے ہوگا۔

ہمیں افسوس ہے کہ جب مسلمانوں کو اقتدار نصیب ہوا اور شمشیر و سنان کے سایوں میں ابھرنے والی قوم طاؤس و رباب کی حسین تانوں میں کھو گئی تو رفتہ رفتہ وہ اس طلسمِ خیال کا شکار ہو گئی کہ اسلام کی تمام تر عظمت و برومندی "تلوار کی کاٹ" اور "قوتِ بازوئے مسلم" کی رہینِ منت ہے۔

چنانچہ پاکستان کی ایک مشہور سیاسی جماعت کے بانی نے بھی یہی نظریہ پیش کیا اور کہا کہ:۔

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ...... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا ...... اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے"
(الجہاد فی الاسلام مصنفہ مودودی صاحب)

یہی وہ مقصد اور نظریہ ہے جس کی تردید کے لئے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ صرف کیا اور زبان و قلم سے ہر طرح کوشش کی کہ مسلمانوں کے دلوں سے یہ ننگِ اسلام نظریہ مٹ جائے اور دنیا میں حسنِ اسلام اپنی پوری دلکشی و رعنائی سے چمک اٹھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بڑا احسان تھا کہ اس نے بالآخر آپ کو یہ بشارت دی کہ وہ دن نزدیک ہیں جب جبینِ اسلام سے یہ بدنما داغ دھل جائے گا۔ اور اسلام کا تمام حسن اپنی خوبی و دلکشی کے ساتھ دنیا میں تمتما اٹھے گا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اب مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے باطل اور بے اصل عقائد کو دلوں میں نکالنے کے لئے وہ دلائل قویہ اور کھلے کھلے ثبوت اور قرائن قطعیہ اور تاریخی شہادتیں ملی ہیں جن کی سچائی کی کرنیں مجھے بشارت دے رہی ہیں کہ عنقریب ان کی اشاعت کے بعد مسلمانوں کے دلوں میں ان عقائد کے مخالف ایک عجیب انگیز تبدیلی پیدا ہونے والی ہے اور نہایت یقین سے امید کی جاتی ہے کہ ان سچائیوں کے سمجھنے کے بعد اسلام کے سعادت مند فرزندوں کے دلوں میں سے حلم اور انکسار اور رحم دلی کے خوشنما اور شیریں چشمے جاری ہونگے اور ان کی روحانی تبدیلی ہو کر ملک پر ایک نہایت نیک اور بابرکت اثر پڑے گا"
(مسیح ہندوستان میں صفحہ [illegible])

خوشی کی بات ہے کہ اب یہی لوگ جو سب سے زیادہ اس نظریہ کے قائل اور پرچارک تھے کہ اسلام دنیا میں بزور شمشیر غالب و حکمران ہوا تھا۔ اور آج بھی مسلمانوں کو ضروری ہے کہ اس کو فاتح و غالب کرنے کے لئے جبر و تشدد سے کام لیں۔ اب حضور علیہ السلام کے پیش کردہ نظریہ کے قائل ہوتے جاتے ہیں اور اب یہ کہتے دکھائی دے رہے ہیں کہ:۔

"یہ اولین چیز ہے کہ آپ کے پاس اخلاق کی وہ طاقت ہو کہ جس سے گمراہی پھیلانے والے اور گمراہی کی پیروی کرنے والے آخرکار شکست کھا جائیں گے۔ میں ہمیشہ یہ بات کہتا رہا ہوں کہ اگر گمراہی پھیلانے والوں اور گمراہی کے علمبرداروں کے پاس دنیاوی ذرائع ۹۵ فی صد ہوں اور حق کے پیروؤں اور اس کے علمبرداروں کے پاس صرف ۵ فیصد ہوں۔ حق کے علمبردار محض اپنے نظریۂ حق کی صداقت کی بنا پر اور اپنے اخلاق کی قوت کی بنا پر ان کو شکست دیں گے بلکہ میں اب یہ کہتا ہوں کہ ۵ فیصد نہیں ایک فی صد بھی اگر ہوں تو انشاء اللہ آپ غالب ہوں گے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ ایک طرف ایمان کی طاقت ہو اور دوسری طرف اخلاق کی طاقت ہو"
(مودودی صاحب بحوالہ ایشیا ۱۰ نومبر ۷۵ء)

مودودی صاحب کا یہ اقتباس اس امر کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ وہ جو کل تک یہ کہتے تھے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے وہی آج یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام دلائل اور اخلاقی طاقت سے پھیلا ہے نہ کہ تلوار سے اور برملا یہ کہہ رہے ہیں کہ:۔

"یہ انقلاب جو دنیا میں اسلام نے برپا کیا یہ ایک غیر خونی انقلاب تھا یہ اخلاقی قوت کا برپا کردہ انقلاب تھا۔ تلوار کا برپا کردہ انقلاب نہیں تھا"

لطف یہ ہے کہ آپ جمعیۃ الطلباء پاکستان کو بار بار یہ ترغیب دیتے تھے کہ وہ بھی اخلاق اور دلائل سے کام لے کر آج کی دنیا میں اسی قسم کا انقلاب پیدا کر دکھائیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"جن دلائل کے ساتھ اسلام کو پیش کیا گیا تھا وہی دلائل ہم کر سکتے ہیں۔ آپ کے مقابلہ میں کوئی فلسفہ ایسا نہیں لا سکتا جو علمی حیثیت سے اس کے مقابلہ میں ٹھہر سکے"

پھر فرماتے ہیں:۔

"آج بھی ان دلائل میں یہ طاقت

ہے۔ آپ ان دلائل کو لے کر اٹھیں ان کو لے کر پھیلائیں دنیا میں لوگوں کے سامنے جائیں۔ آپ کے اس ملک میں جو کروڑ دہریے ہیں ان کو آپ CON-VERT کر سکتے ہیں۔ ان کے دین ان کے تصورات کو آپ بدل سکتے ہیں۔ جو کمیونزم کے پیرو ہیں۔ آپ اپنے دلائل سے ان کو مطمئن کر سکتے ہیں.....
..... اسی طرح سے آپ اپنے اندر وہ اخلاق پیدا کریں۔ جو دلوں کو جیتنے والے ہوں.....
..... اس کے بعد دیکھئے۔ کہ کون آپ کے مقابلے میں ٹھہر سکتا ہے۔ (ٹیپان ۱۰ نومبر ۱۹۷۵ء)

ظاہر ہے کہ عصر حاضر میں حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلبہ اسلام کے لئے اخلاق و دلائل کے جن ہتھیاروں سے مسلح ہونا ضروری قرار دیا تھا۔ ایک لمبے عرصے تک ان کی مخالفت کرنے کے بعد بالآخر انہی کو مسلمان اسلام کے غلبہ و فتح کے لئے ضروری قرار دینے لگے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ تکمیل اشاعت اسلام کے زمانے میں ہمیں ان ہتھیاروں سے کما حقہ اپنی مرضی کے مطابق کام لینے کی توفیق و سعادت بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین! ٭

O

بچوں کی تربیت کا
آسان اور موثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

بے حد دلچسپ اور نہایت مفید رسالہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

زیر اہتمام

باقاعدگی سے ہر ماہ کی یکم تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے

سالانہ چندہ

دس روپے

(مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

محترم مولانا ابوالعطاءؓ کی بعض انفرادی خصوصیات

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب مبلغ مقیم ڈیٹن (امریکہ)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر سننے کے لئے دل و دماغ تیار نہ تھا اس لئے کہ اگرچہ اس سے پہلے وقتاً فوقتاً الفضل سے یہ تو معلوم ہوتا رہا تھا کہ آپ کی طبیعت ناساز ہے لیکن ان کی بیماری کی نوعیت اور کیفیت کا صحیح اور مفصل علم نہ ہونے کی وجہ سے میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کی طبعی عمر اس قدر جلد ختم ہو جائے گی۔

محترم مولانا کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ خاکسار کو بھی ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور محض حصول ثواب کی خاطر مولانا کی بعض خوبیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

محترم مولانا رضی اللہ عنہ اپنے اساتذہ کا بے حد ادب کرتے تھے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کا اکثر اپنے دروس اور تقاریر میں خصوصیت سے نہایت عزت و احترام سے ذکر فرماتے (علاوہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے) ہر استاد کی عزت کرنا چاہیے خواہ انسان نے اس سے دنیاوی علم ہی حاصل کیا ہو۔ ان کا خاصہ تھا۔ خاکسار سے کچھ وقت میٹرک کے امتحان کی تیاری کرنے اور کچھ وقت ایف اے کی انگریزی کا امتحان پاس کرنے کے لئے پڑھا تھا یہ بہت پرانی بات ہے لیکن باوجود علم و فضل کے مالک ہونے کے اور سلسلہ کے ممتاز اور نامور عالم اور کامیاب مبلغ ہونے کے اپنے انگریزی کے اس ہیچمدان استاد سے ہمیشہ عزت اور محبت کا سلوک روا رکھا۔ اور اس تعلق کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا۔ میں امریکہ بطور مبلغ آنے لگا تو خاص دعوت دی۔ یہاں آیا تو باقاعدہ یاد رکھا۔ حتیٰ کہ وفات سے چند روز پہلے بھی ایک خط لکھا۔ جو ان کی وفات سے چار روز بعد مجھے ملا۔ اور جسے میں تبرک کے طور پر درج ذیل کر رہا ہوں:

"اخویم المستاذی المکرم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میرا محبت ان دنوں ...

ہے دعا کی بہت ضرورت ہے۔ درخواست دعا ہے افواہ ہے کہ شاید آپ اس سال تشریف لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے۔ آپ کو گئے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں۔ کان اللّٰہ معکم فی کل حل و ترحال۔ آمین!
خاکسار۔ ابوالعطاء
۲۲/۵/۷۷"

علی قدر مراتب اپنے بزرگوں کا لحاظ رکھنا تو ان کا مسنون طریق تھا ہی، ہر اس شخص کا جس نے ان کی کسی رنگ میں اور کسی وقت بھی کسی طرح کی مدد کی ہو اس کو فراموش نہ کرنا آپ کے اعلیٰ اخلاق و کردار پر دال ہے۔ چھوٹے بڑے سے محبت و مروّت سے پیش آنا۔ ان کے حق میں کلمہ خیر کہتے رہنا۔ حضرت مولانا کی یہی شان تھی احباب جماعت سے برادرانہ سلوک ان کے حالات سے آگاہ رہنا ان کے کارناموں اور ان کی زندگی اور کردار اور جماعتی خدمات پر نگاہ رکھنا محترم مولانا کی خاص صفت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد افراد جماعت اور خصوصاً بزرگان سلسلہ کی نیک یادوں کو زندہ و تابندہ رکھنے کی غرض سے محترم مولانا کے احباب کی رحلت پر ان کے تحریر کردہ نوٹ الفضل کی زینت بنتے رہے۔ کسی شخص کی وفات پر لکھا گیا۔ اس کے متعلق کوائف اور حالات سے جماعت کو آگاہ رکھنا محترم مولانا کی ہی مردم شناس اور معروف شخصیت کا خصوصی امتیاز ہو سکتا تھا۔

مرحوم بھائی کی خدمت کا وہ ایسے رنگ میں ذکر کرتے کہ اس کے کارنامے سلسلہ کی تاریخ میں محفوظ بھی ہو جاتے اور متعلقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تحریک بھی ہو جاتی۔ ان کے اس نیک اور مفید کام کو ان کے بعد جاری رکھنا اب موجودہ وقت بزرگ علماء کا کام ہے اور کام بھی ایسا جو انسانی ہمدردی اور جماعتی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ خاطر خواہ طور پر جاری رہے

محترم مولانا کی میرے نزدیک سب سے بڑی خدمت (پاکستان بننے کے بعد) رسالہ الفرقان کا اجراء تھا۔ سلسلہ کے آرگن سلسلہ کے جرائد اور حقیقی ترجمان ہیں، لیکن باقاعدہ سلسلہ کے ملکی اور بیرونی اخبارات و رسائل کے علاوہ بھی بعض نجی رسائل کی ضرورت ہے جو اپنے طور پر سلسلہ کی تعلیم و ترویج کی ذمہ داری ادا کرتے رہیں۔
محترم مولانا نے اس حقیقت اور ضرورت کو بھانپ کر جو کام کیا وہ اس قدر بابرکت اور مثمر ثابت ہوا کہ اب اس کے بند ہو جانے سے جماعت ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہو رہی ہے۔ محترم مولانا کی قابلیت، ان کی ذہانت اور وسیع مطالعہ، مناسب اور برجستہ الفاظ "قلّ و دلّ" کی تعبیر تھے۔ جب اس شاہکار "الفرقان" کے اچانک اور بے وقت بند ہو جانے کا احساس ہوتا ہے تو طبیعت میں بے ساختہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش کوئی مرد میدان حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کے اس ورثہ کو اسی لگن، محنت اور ایثار سے جاری رکھے اور انہی اغراض پر مبنی۔ اس علمی خدمت کا تسلسل قائم رکھ سکے ٭

O

قرآن شریف کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کا یہ وعدہ ہے کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور یہ وعدہ ہے کہ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ اور یہ وعدہ ہے کہ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۔ اس وعدہ کے موافق خدا نے یہ سب مجھے عنایت کیا ہے اور ترجمہ ان آیات کا یہ ہے کہ جو لوگ قرآن شریف پر ایمان لائیں گے ان کو بشارتیں اور الہام دیئے جائیں گے..... کامل پیروی کرنے والے کی روح القدس سے تائید کی جائے گی..... خدا ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق بین رکھ دے گا۔" (چشمہ معرفت)

قرآن کریم کی پیروی کرنے کے لئے اس کے مندرجات کا علم حاصل کرنا ضروری ہے اس لئے (۱) روزانہ تفسیر صغیر سے با معنی تلاوت کیا کیجئے۔ (۲) اپنے گھر میں درس کا سلسلہ جاری کیجئے (۳) نصاب کے سہ ماہی امتحان اول میں پوری توجہ اور تیاری کے ساتھ شرکت کیجئے۔ سہ ماہی سوم کا امتحان ۱۸ نومبر کو ہو گا۔ نصاب یہ ہے:
(۱) ترجمہ پارہ ۱۲ نصف اول (۲) کتاب "[illegible]" (۳) اذان کے بعد اور مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت کی دعائیں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مبلّغ کے تجربات

۶ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو جامعہ احمدیہ ہال میں مکرم مولوی احمد شمشیر صاحب سوکیہ مبلّغ ماریشس نے "میرے تجربات بحیثیت مبلّغ" کے موضوع پر انگریزی زبان میں طلبہ جامعہ سے خطاب فرمایا۔ اِس تقریب کا اہتمام الجمعیۃ العلمیہ نے کیا۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد نائب الرئیس نے آپ کا تعارف کرایا جس کے بعد آپ نے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

"جامعہ میں آنے سے قبل میں سرکاری ملازم تھا۔ ماریشس میں مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سے میرا رابطہ قائم ہوُا جو اُس وقت وہاں کے مبلّغ تھے۔ دینی کاموں میں دلچسپی کی وجہ سے مجھے بھی مبلّغ بننے کا شوق پیدا ہوُا۔ تب مَیں نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ تکمیلِ تعلیم کے بعد مجھے سب سے پہلے کینیا بھجوایا گیا جہاں محترم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مشنری انچارج تھے۔ انہوں نے میرا سارا ریکن میرے حوالے کیا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ میں ناتجربہ کار ہونے کے باعث شاید کام نہ کر سکوں گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے قدم قدم پر راہنمائی فرمائی۔ الحمد للہ۔"

فاضل مقرر نے اس سلسلے میں متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

آخر میں نائب الرئیس نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد اکرم عمر الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

ہمارا دستور العمل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا اُس شخص سے پیار کرتا ہے جو اُس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

خدا تعالیٰ کے پاک کلام کو اپنا دستور العمل اسی وقت بنا سکتے ہیں جب آپ جانتے ہوں کہ اس میں کیا کرنے اور کیا نہ کرنے کا حکم ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ کیجئے۔ روزانہ ایک آدھ آیت کا ترجمہ یاد کرنا مشکل نہیں۔ اگر معلم نہ ملے تو تفسیر صغیر سے ہی مدد لیجئے۔ یہ کام کچھ مشکل نہیں صرف ارادہ اور عزم اور لگن کی ضرورت ہے۔ دعا کیجئے کہ اس برکت سے حصہ ملے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

قائدین خدام الاحمدیہ وناظمین اطفال الاحمدیہ

سے گزارش ہے کہ اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کے جملہ اطفال کی مکمل فہرست تجنید ۱۹۷۷ء مرکز میں نہیں بھجوائی تو براہ مہربانی فہرست تجنید اطفال جلد مرکز میں بھجوا دیں یا سالانہ اجتماع پر ساتھ لائیں۔

فہرست تجنید کے فارم پُر کروانے کے لئے بھجوائے جا چکے ہیں امید ہے آپ کو مل گئے ہوں گے۔ اگر یہ فارم نہ ملے ہوں تو فوری طور پر اطلاع دیں تا دوبارہ فارم بھجوائے جا سکیں۔

اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس اطفال کی فہرست تجنید مرکز میں نہیں بھجوائی تو اب امید ہے کہ آپ سالانہ اجتماع پر ضرور ساتھ لائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام و اطفال کا سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ر نومبر کو ہو رہا ہے۔

- حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب
- خدام کے تقریری مقابلے
- خدام کے ورزشی مقابلے
- خدام کی شوریٰ
- ذکرِ حبیبؑ
- تلقینِ عمل
- اور دیگر کئی اہم تربیتی مشاغل!

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اشاعتِ اسلام کی تڑپ

جماعت احمدیہ کو اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے جس قدر تڑپ ہے وہ افرادِ جماعت کی قربانیوں سے اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ آئے دن بڑی قابلِ قدر مثالیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ حال ہی میں مکرم حاجی غلام محمد صاحب آف شاہدرہ نے اشاعتِ اسلام کی خاطر دس سال کا چندہ پیشگی دس ہزار روپیہ دو قسطوں میں ادا فرما دیا ہے۔

مکرم حاجی صاحب کی عمر اس وقت ۸۷ سال ہے۔ انہوں نے اپنی پیرانہ سالی کی خاطر اپنے محبوب امام کی خصوصی دعائیں لینے کے لئے پیشگی چندہ ادا فرما دیا ہے۔ قارئین کرام سے حاجی صاحب مذکور کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

پاکستان ایرفورس میں کمیشن!

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۷ء)

ایسے امیدوار جنہوں نے بی۔ ایس سی فرسٹ/سیکنڈ ڈویژن (فزکس اور ریاضی کے ساتھ) یا بی۔ اے فرسٹ ڈویژن/سیکنڈ ڈویژن اور پری انجینئرنگ مضامین میں ایف۔ ایس سی پاس کیا ہو اور ۲۰ر فروری ۱۹۷۸ء کو ۱۸-۲۴ سال عمر ہو وہ روزانہ صبح ۸ بجے P.A.F سیلکشن سنٹرز پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ فیصل آباد۔ ملتان۔ بہاولپور۔ سکھر۔ حیدر آباد۔ کراچی۔ کوئٹہ میں انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔ آخری انٹرویو ۸ر نومبر ۱۹۷۷ء کو ہو گا۔ کوائف مذکورہ انفارمیشن اور سیلکشن سنٹروں سے حاصل کریں۔

(ناظر تعلیم)

شکریۂ احباب

گزشتہ دنوں خاکسار کو چاندنی چوک کے قریب ایک خطرناک حادثہ پیش آ گیا تھا۔ بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے حالات دریافت کرنے کے لئے خطوط بھجوائے ہیں جن کا فی الحال فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ الحمد للہ مخلصین احباب کی دعاؤں کے طفیل پہلے سے کافی حد تک رُو بصحت ہوں۔ میں ان سب احباب کا اخبار الفضل کے ذریعہ خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں نیز دعا کی مزید درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو جلد از جلد صحت کاملہ سے نوازے آمین۔ انشاء اللہ صحتیاب ہونے کے بعد فرداً فرداً احباب کے خطوط کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔

(منظور احمد بلال ریڈیو۔ راولپنڈی۔ کشمیر روڈ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار تقریباً اڑھائی ماہ سے گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ میری بڑی ہمشیرہ کو بھی چند دن سے یہ تکلیف ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ (مرزا حمید احمد۔ کورنگی۔ کراچی)

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند روز سے دل کے درد کے عارضہ میں مبتلا ہیں نیز خاکسار بھی عرصہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار چلا آ رہا ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ (محمد صدیق خان لاہور)

قائدینِ اضلاع! آئندہ دو سال کے لئے انتخاب قائدین مجالس کروا کر مطلع فرماویں۔ (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار کرنے والا

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بیسواں سالانہ اجتماع

اٹھائیس ۲۸ - انتیس ۲۹ - تیس ۳۰

اخاء ۱۳۵۶ ہش
اکتوبر ۱۹۷۷ء

کو

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اس کی عظیم رُوحانی برکات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطابات سے مستفیض ہو کر ایک نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔

شیخ مبارک احمد قائم مقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ناظمین اضلاع مجالس انصار اللہ کی منظوری

قبل ازیں ایک فہرست ناظمین اضلاع کی جن کی منظوری تین سال کے لئے ہو چکی ہے شائع کر دی گئی تھی۔ اب مزید جن ناظمین اضلاع کی منظوری دسمبر ۱۹۷۹ء تک ہوئی ہے وہ درج ذیل ہیں۔ تمام متعلقہ مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ناظمین سے مکمل تعاون فرما کر مشکور فرماویں۔

۱۔	مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	ناظم ضلع	نواب شاہ
۲۔	″ کیپٹن شیر زمان صاحب	″ ″	سانگھڑ
۳۔	″ ڈاکٹر محمد سلیم صاحب اعوان	″ ″	دادو
۴۔	″ کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	″ ″	کراچی
۵۔	″ چوہدری غلام نبی صاحب	″ ″	بہاول نگر
۶۔	″ بابو قاسم دین صاحب	″ ″	سیالکوٹ
۷۔	″ ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی	″ ″	لاہور
۸۔	″ ملک لطیف احمد صاحب سرور	″ ″	شیخوپورہ
۹۔	″ نسیم احمد صاحب خلیل	″ ″	مظفر گڑھ
۱۰۔	″ میاں غلام رسول صاحب اعوان	″ ″	ڈیرہ غازیخاں

(قائمقام قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

امراء صاحبان کی توجہ کے لئے

جن امراء نے کوئی رقم قرآن مجید حاصل کرنے کے لئے ادارہ طباعت و اشاعت کو بھجوائی ہو اور تک قرآن مجید حاصل نہ کیا ہو۔ وہ فوری طور پر قرآن مجید حاصل کر لیں۔

خاکسار ابو المنیر نور الحق مینجنگ ڈائریکٹر ادارہ طباعت و اشاعت

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا مقامی اجتماع

مورخہ ۱۷-۱۰ کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کا مقامی اجتماع زیر صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا منعقد ہوا جس میں حسن قراءت، تقاریر، فی البدیہہ تقاریر اور بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ ہر مقابلہ میں اول، دوم اور سوم آنے والی لڑکیوں میں انعامات تقسیم کئے گئے اسی طرح دوران سال مختلف شعبہ جات میں حسن کارکردگی پر حلقہ جات کی رپورٹس کے مطابق حلقہ دار الصدر شرقی ۱ اول حلقہ دار الرحمت شرقی الف دوم اور دار الرحمت غربی الف کو سوم انعام ملے۔ حلقہ دار الصدر شرقی ۱ کو مجموعی طور پر ۲ سالوں میں اول آنے پر شیلڈ و ٹرافی دی گئی۔ دعا پر کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

عشرہ وصولی خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ ۲۰ تا ۲۹ اکتوبر عشرہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔ قائدین اضلاع سے گزارش ہے کہ اس عشرہ کے دوران اپنے ضلع کی تمام مجالس سے چندہ جات خدام اور اطفال کی سو فیصد وصولی کی کوشش فرمائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴